AMAN ITTEHAD

امن اتحاد

قراردادِعوام

www.amanittehad.com

قراردادِ عوام

لاہور، مارچ 2010ء

چونکہ پاکستان کے عوام کو گذشتہ چھ دہائیوں سے ایک آزاد اور خودمختار ریاست کے شہری کے حقوق کے فوائد سے محروم رکھا گیا ہے

چونکہ پاکستان کے صوبوں کو 1940ء کی قراردادِ لاہور کے مطابق خودمختاری نہیں مل سکی

چونکہ ہمارا ملک امن، تحفظ اور عوام کو سہولیات کی فراہمی کے زمہ دار اداروں کے ارتقائی مراحل طے کرنے میں ناکام رہا ہے

چونکہ ریاست اور ریاستی اداروں کی پشت پناہی میں ہونے والی طرح طرح کی ناانصافیاں عام ہیں۔ ریاستی امور میں غریبوں، خواتین اور اقلیتوں کو شامل نہیں کیا جاتا جو کہ انصاف، مواقعوں تک رسائی اور وسائل پر اختیار نہ ملنے کے سبب سیاسی وسماجی طور پر محرومی کا شکار ہیں

چونکہ ریاستی مفاد اور عوامی مفاد کے مابین کوئی تعلق نہ ہونے کا احساس بڑھ رہا ہے

چونکہ مذہب، روایات یا اپنے من گھڑت نظریہ پاکستان کے نام پر تشدد اور خونریزی کرنے والوں کو بلاخوف نقل وحرکت کی کھلی آزادی ہے

چونکہ عسکریت اور انتہاپسندی کے سامنے ریاست بے بس ہے وہ شہریوں کے تحفظ اور ان کو انصاف فراہم کرنے میں ناکام ہے۔ اس کے نتیجے میں بدامنی اور لاقانونیت بڑھ گئی اور ریاست اور شہریوں کے درمیان بداعتمادی میں اضافہ ہوا ۔

لہذا شہریوں نے ملک کے کونے کونے میں ہونے والی عوامی اسمبلیوں میں اکٹھے ہو کر ایک عمرانی معاہدے کے لئے آواز اٹھائی

آج اسی شہر میں جہاں 70 سال قبل قرار دادِ لاہور منظور ہوئی تھی، ہونے والی یہ عوامی اسمبلی ملک بھر میں ہونے والی عوامی اسمبلیوں کی اجتماعی آواز کے طور پر یہ قرار دیتی ہے کہ؛

آئینِ پاکستان میں تمام شہریوں بشمول غیر مسلم اقلیتوں کی مشاورت سے ان کے مذہبی، ثقافتی نسلی و لسانی، معاشی، سیاسی حقوق اور مفادات کو لازمی تحفظ دیا جائے ۔

یہ تحفظ حقیقی جمہوریت کے ستونوں احتساب اور شفافیت کے فروغ کو یقینی بنائیں ۔ تاکہ سیاسی طور پر ایسی مستحکم ریاست کی تشکیل ہو سکے جو تمام شہریوں کے لئے باوقار زندگی کو یقینی بنائے ۔

اور یہ کہ تمام شہریوں کو مساوی مواقع اور حقوق دلوانے کیلئے ادارے مضبوط کیئے جائیں۔ پارلیمنٹ کی بالادستی قائم کی جائے تاکہ قوانین، پالیسیوں اور بہتر طرزِ حکومت کے زریعے ریاست برائے دفاع وسلامتی کو ریاست برائے عوامی بہبود میں ڈھالا جاسکے۔ جہاں عدلیہ آزادی اور برابری کی بنیاد پر سب کو انصاف دے سکے۔ یہ ایک ایسی ریاست بنے جو انصاف مہیا کرے، معیاری تعلیم اور صحت دے، سب شہریوں کو روزگار مہیا کرے۔ ایک ایسی ریاست جو پورے خطے بالخصوص ہمسایہ مما لک کے ساتھ عدم مداخلت کے اصول اور علاقائی تجارت کے زریعے امن کو فروغ دے۔ ایک ایسی ریاست جو امن سے رہے اور اپنے شہریوں کو ایسا کرنے کے لئے متحرک ہو۔

یہ اسمبلی اپنی اس واضح سوچ کا اظہار کرتی ہے کہ اس ملک میں کوئی بھی آئینی منصوبہ اُس وقت تک نہ تو قابلِ عمل ہوگا اور نہ ہی لوگوں کو قبولِ ہوگا جب تک صوبے خودمختار نہیں ہوں گے اور اپنے معاملات لوگوں کی خواہشات کے مطابق نہیں چلاتے۔ صوبوں کو اپنے وسائل پر مکمل اختیار ہونا چاہیے۔

اس اسمبلی کی یہ بھی رائے ہے کہ پارلیمنٹ ایسے قوانین بنائے اور ان کے عملدرآمد پر نظر رکھے جو شہریوں بالخصوص غریب، محروم اور پسے ہوئے طبقات کو جبر و استحصال سے تحفظ دے۔ ریاست کا فرض ہے کہ قانون و انصاف کی ایسی عمل داری قائم کرے کہ ہر شخص خصوصاً مقتدر طبقہ اپنے عمل اور بے عملی کے لئے جوابدہ ہو۔

یہ اسمبلی مزید قرار دیتی ہے کہ شہریوں کے درمیان اور ریاست اور شہریوں کے درمیان ایک عمرانی معاہدہ ترتیب دیا جائے۔ تمام قوانین اور ان پر عمل درآمد کیلئے طریقے اس عمرانی معاہدے کے مطابق وضع ہوں۔ اس عمرانی معاہدے سے متصادم قوانین کو منسوخ کیا جائے۔ تمام پالیسیاں، بین الاقوامی اور بین الصوبائی تعلقات عوام کے اس اجتماعی خواہش کے مطابق ہوں جس کی غمازی یہ عمرانی معاہدہ کرتا ہے۔